امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ارباب علم وفن میں موازنے

مولوی محمد ذیشان صدیق

موازنہ ایک طبعی ملکہ ہے جسے قدرت کی حکمت بالغہ کے تحت مختلف طبائع میں ان کے مقدر کے مطابق ودیعت کیا جاتا ہے اور پھر ہر انسان اسی ودیعت کردہ عطیہ کو اپنی سمجھ بوجھ کے تحت بروئے کار لاتے ہوئے خیر وشر، فائدہ ونقصان کو مدنظر رکھ کر استعمال کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے چنانچہ خالق کائنات نے اس عطیہ رحمانی کو اس کے صحیح رخ کی جانب پھیرنے اور حقائق میں موازنہ کے ذریعہ اسے راہ ہدایت سمجھانے اور بجھانے کیلئے اپنے ازلی کلام میں جو مثالیں پیش کی ہیں وہ حسن بیان میں اپنی نظیر آپ ہیں، ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ (الرعد-16)

("اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ کیا بینا اور نابینا برابر ہو سکتے ہیں، کیا تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہے؟!

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الزمر-9)

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟۔

فخر دو عالم سید الکونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کرام کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں رب ذوالجلال کے اس تربیتی انداز کو نظر انداز نہ کیا اور یہ کیسے ممکن تھا جبکہ وہ خود خدا کی مراد کو سمجھنے میں ساری کائنات سے بڑھ کر ہیں چنانچہ احادیث مبارکہ میں ایک قصہ آتا ہے:

ایک شخص جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے جو ظاہراً بڑے خوش نما اور اچھے بھلے معلوم ہوتے تھے ان کے متعلق مجلس میں موجود صحابہ سے سوال کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ کہیں رشتہ بھجیں تو فوراً نکاح ہو جائے اور کہیں جائیں تو سب اس کی طرف متوجہ ہوں اور بات کریں تو سب متوجہ ہوں۔ اس کے بعد ایک دوسرے شخص گزرے تو ان کے متعلق بھی اسی طرح استفسار فرمایا، صحابہ نے پہلے کی طرح ظاہر کو دیکھتے ہوئے عرض کیا

بات کہیں تو سنی نہ جائے کہیں جائیں تو کوئی متوجہ نہ ہو اور کہیں رشتہ بھیجیں تو رشتہ قبول نہ کیا جائے ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"هذا خير من ملء الارض مثل هذا "۔(صحیح البخاری، باب الاکفاء فی الدین (ج 5/ص (1958/ رقم الحدیث (4803) ط/ دار ابن کثیر بیروت)

اسی طرح ایک دوسری مثال بھی پیش کی جاسکتی ہے، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نکاح کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاورت کی کہ ابوجہم بہتر ہیں یا معاویہ بن ابی سفیان تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کے متعلق تو فرمایا"لايضع عصاه عن عاتقه "اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا "واما معاوية فصعلوك "۔(سنن ابوداود، باب فی النفقۃ المبتوتۃ (ج 2/ص (285/رقم الحدیث (2284) ط/ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

موازنہ جس قدر منصف مزاج اور حقیقت شناس شخص کا ہوگا اسی قدر موازنہ کی ہوئی اشیاء یا افراد کی حقیقت اور ان کے حقیقی درجہ تک رسائی میں معین و مددگار ہوگا۔راقم الحروف کی غرض یہاں موازنہ بین الرجال کے سلسلہ میں جس عظیم شخصیت کی آراء کا پیش کرنا ہے وہ اپنی علمی لیاقت و پختگی کا اپنے تو اپنے غیروں سے بھی لوہا منوا چکے ہیں اور وہ چودہویں صدی ہجری کے نامی گرامی محدث وفقیہ امام العصر حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے۔

یہ موازنے اگر چہ اکثر مختصر ہی ہیں مگر محدثین ،فقہاء، ادباء اور شعراء چہار گانہ جماعتوں کی چوٹی کی شخصیات کے علمی کارناموں کو سامنے رکھ کر کئے گئے ہیں جو "خیر الکلام ماقل ودل "کے حقیقی مصداق اور حضرت شاہ صاحبؒ کی علوم میں گہرائی ، ناقدانہ مہارت اور دقت نظر کے بہترین آئینہ دار ہیں جسے حضرت موصوف نے علمی امانت سمجھتے ہوئے اپنے لائق وفائق تلامذہ کے توسط سے آئندہ آنے والوں کی راہنمائی کیلئے پیش کئے ہیں جیسا کہ ایک مرتبہ خود ہی ذکر فرمایا کہ:

''میں سمجھتا ہوں کہ اگر شخصیتوں کے مابین تمہارے درمیان فرق واضح نہ کروں تو یہ علمی خیانت ہوگی''۔
چنانچہ حضرت کشمیریؒ کی یہ علمی امانت طالبان علم وتحقیق کے استفادہ اور افادہ عام کیلئے ہدیہ ناظرین ہے۔

ا۔امام مسلمؒ(1) اور امام نسائیؒ(2) میں موازنہ:

فرمایا" تقی الدین سبکیؒ نسائیؒ کو مسلمؒ سے احفظ کہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ مسلمؒ اور نسائیؒ کی شخصیتوں کے بارے میں تو صحیح ہے لیکن مسلم شریف نسائی شریف سے اصح ہے"۔(نوادرات کشمیریؒ،ص 38)

2۔حافظ ابن صلاحؒ (3) اور امام نوویؒ (4) میں موازنہ:

فرمایا" ابن صلاح محقق ہیں اور حدیث پر ان کی خوب نظر ہے جبکہ ان کے شاگرد نووی شارح مسلم اس پائے کے نہیں، نووی ابوحنیفہؒ کے مسلک کو نقل کرنے میں بھی غلطیاں کر جاتے ہیں میں ان کو مفید کہتا ہوں مفید وہ ہے جو اکابر کے کلام کو سلیقے سے پیش کردے"۔ (نوادرات، ص49)

3۔ابن اثیرؒ (5)، بدیع الزمان ہمدانیؒ (6) اور حریریؒ (7) میں موازنہ:

فرمایا" ابن اثیر اور مصنف مقامات بدیع کو ادیب مانتا ہوں لیکن حریری کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں وہ صرف وقائع نگار ہیں، بلکہ بہترین کتاب اس موضوع پر صاحب روح المعانی نے لکھی ہے جس کا نام مقامات خیالی ہے غیر مطبوعہ ہے میں نے مخطوطہ کا مطالعہ کیا ہے، واضح کہتا ہوں کہ حریری ان کے گرد پا کو بھی نہیں پہنچا حریری سے تو زیادہ بہتر مقامات بدیع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ حریری کے یہاں آورد ہی آورد ہے آمد کا نام و نشان نہیں" ۔(نوادرات، ص27)

4۔امام ابن دقیق العیدؒ (8)، حافظ زیلعیؒ (9) اور علامہ ابن ہمامؒ (10) میں موازنہ:

فرمایا" ابن دقیق العید صوفی صافی ہیں میرا تجربہ ہے کہ اسلاف میں جو احسانی کیفیات کے حامل تھے وہ معتدل رہے خود ابن دقیق العید غیر متعصب وانصاف پسند ہیں، بعض مواقع پر ان کی نگارشات حنفیہ کیلئے بڑی کارآمد ہیں، احناف میں سے حافظ زیلعی اسی شان کے آدمی ہیں ان کی تحریر بڑی متین اور منصفانہ ہوتی ہے، وہ بھی روشن ضمیر صوفیاء میں سے ہیں۔ابن ہمام چونکہ صوفی بھی ہیں اور حنفی بھی، گفتگو تو متین کرتے ہیں لیکن کبھی اعتدال سے ہٹ جاتے ہیں "۔(نوادرات کشمیریؒ، ص132، میمن اسلامک بکس کراچی)

5۔حافظ زیلعیؒ اور حافظ ابن حجرؒ (11) میں موازنہ:

فرمایا" حافظ کی عادت ہے کہ جہاں رجال پر بحث کرتے ہیں کہیں حنفیوں کی منقبت نکلتی ہو تو وہاں سے کترا جاتے ہیں، دسیوں بیسیوں جگہ پر یہی دیکھا۔ایک روز فرمایا کہ ہمارے یہاں حافظ زیلعیؒ سب سے زیادہ متیقظ ہیں حتیٰ کہ حافظ ابن حجرؒ سے بھی زیادہ مگر کاتبوں کی غلطی سے وہ بھی مجبور ہیں"۔(ملفوظات محدث کشمیریؒ، ص 125، ادارہ تالیفات اشرفیہ)

6۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ عینیؒ (12) میں موازنہ:

فرمایا" ابن حجرؒ کی شرح فتح الباری فن حدیث پر گہری نظر، واضح بیان، ربط مسلسل اور مرادات کو مفصل بیان

کرنے میں فائق ہے۔عینیؒ لغوی تحقیق ،بسط وشرح ،اکابر علماء کے اقوال نقل کرنے میں بہت آگے ہیں،مگر کلام میں انتشار ہے ابن حجر کی طرح مربوط ومرتب نہیں،لیکن یہ انتشار چار جلدوں تک ہے بعد میں سنبھل گئے ،بدر عینی نے بعض مواقع پر حافظ الدنیا ابن حجر پر شدید تعقبات کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تبحر میں وہ بھی کم نہیں لیکن فن حافظ ابن حجر ہی کے پاس ہے"۔(نوادرات،ص30)

۷۔صاحب ہدایہ(۱۳)اور علامہ ابن ہمام میں موازنہ:

فرمایا"مصنف ہدایہ جب گفتگو کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شہنشاہ کلام کررہا ہے ابن ہمام کی اصول پر اچھی نگاہ ہے لیکن ہدایہ کی شرح میں صاحب ہدایہ کے سامنے کچھ نظر نہیں آتے "۔(نوادرات،ص26)

8۔عارف جامیؒ(14)اور شیخ سعدیؒ(15)میں موازنہ:

فرمایا"جامیؒ کہ باوجود اس کے کہ ذکائے مفرط رکھتے ہیں لیکن کلام میں آورد ہے جبکہ شیخ سعدیؒ کہ یہاں آمد اور بے ساختگی ہے"۔(نوادرات،ص27)

9۔شمس الائمہ حلوائیؒ(16)اور علامہ سرخسیؒ(17)میں موازنہ:

فرمایا"فقہاء میں سے شمس الائمہ حلوائیؒ کو شمس الائمہ سرخسی پر ترجیح دیتا ہوں کیونکہ حلوائیؒ مسئلہ مختلف بین الائمہ میں نہایت صحیح قول اختیار کرتے ہیں پس میں بھی ان ہی کے مختار کو لیتا ہوں "۔

(ملفوظات،ص195)

10۔صاحب ہدایہؒ اور قاضی خانؒ(18)میں موازنہ:

فرمایا"یہ بھی یاد رکھنا کہ میں اگرچہ صاحب ہدایہ کا بے حد معترف ہوں لیکن سمجھتا ہوں کہ اگر شخصیتوں کے مابین تمہارے درمیان فرق واضح نہ کروں تو یہ علمی خیانت ہوگی اس لئے واضح کرتا ہوں کہ قاضی خان کو معمولی نہ سمجھنا وہ تفقہ میں صاحب ہدایہ سے بمراحل آگے ہیں، قاسم بن قطلو بغا نے قاضی خان کو علمائے ترجیح میں شمار کیا ہے "۔(نوادرات،ص 250)

11۔ابن رشدؒ(19)،ابن تیمیہؒ(20)اور ابن سیناؒ(21)میں موازنہ:

فرمایا"میں کہتا ہوں کہ ابن رشد،ابن سینا سے زیادہ حاذق ہے اور وہ ارسطو کے کلام کو ابن سینا کے مقابلہ میں زیادہ سمجھتا ہے،ابن تیمیہ فلاسفہ کے مذاہب کو خوب جانتے ہیں،اور منطق اور فلسفہ میں ابن سینا اور ابن رشد سے فائق ہے "۔(نوادرات،ص 205)

12۔عراقی اور ماوراء النہری احنافؒ میں موازنہ:

فرمایا "احناف کے دو طبقے ہیں عراقی اور ماوراء النہری، عراقیوں میں قدوریؒ، جرجانیؒ مشہورترین ہیں اور علمائے ماوراء النہر میں صاحب بدائع الصنائعؒ، فخر الاسلام بزدویؒ، کرخیؒ، سرخسیؒ، صاحب کنزؒ، صاحب وقایہؒ، مصنف اصول الشاشیؒ وغیرہ ہیں، عراقی ابوحنیفہؒ کے مذہب کو نقل کرنے میں معتمدترین ہیں اور ماوراء النہر کے علماء جزئیات کی تخریج اور اجتہاد سے کام لینے میں آگے ہیں "۔(نوادرات، ص 44، 45)

13۔حافظ ذہبیؒ (22) اور حافظ ابن حجرؒ مین موازنہ:

فرمایا "متون حدیث اور علل میں تو حافظ صاحب فائق ہیں، البتہ رجال میں امام ذہبی ان سے آگے ہیں)" فیض الباری، 4/238)

14۔حافظ ابن حجرؒ اور علامہ سمہودیؒ (23) میں موازنہ:

فرمایا "سمہودیؒ، ابن حجر کے شاگرد ہیں اور ان کی تحقیقات بسلسلہ مکہ اور مدینہ اہم ہین، چونکہ یہ یہاں سکونت کر چکے تھے، ابن حجر حج کیلئے دو بار آئے مگر مقیم نہیں ہوئے اور مقامات کی چھان بین بھی نہیں کی تھی، بخلاف سمہودی کے کہ انہوں نے مقیم ہوکر چپے چپے کی تحقیق کی ہے، لہذا اس سلسلہ میں سمہودی کی تحقیقات ابن حجر کے مقابلے میں راجح ہیں اسے خوب یادرکھنا "۔(نوادرات، 160، 173)

15۔صدر شیرازی (24) اور شاہ ولی اللہؒ (25) میں موازنہ:

فرمایا "باوجود تغایر مذہب کے کہ وہ (صدر شیرازی) شیعی ہیں اور میں سنی ہوں ان کے محقق ہونے کا اقرار کرتا ہوں بلکہ بعض اعتبار سے حضرت شاہ ولی اللہؒ سے بڑھاتا ہوں، انہوں نے کہا کہ عالم آخرت میں جہنمیوں پر مادیت اور جنتیوں پر روحانیت غالب ہوجائے گی میرے نزدیک یہ بالکل صحیح ہے"۔(ملفوظات، ص 216)

16۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (26) اور علامہ شامیؒ (27) میں موازنہ:

فرمایا "شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اور علامہ شامیؒ معاصر ہیں لیکن تفقہ میں شاہ صاحب بڑھے ہوئے ہیں اور جزئیات پر حاوی شامی زیادہ ہیں اور نقل کا سامان بھی ان کے پاس زیادہ ہے "۔(ملفوظات، ص 219)

17۔علامہ لکھنویؒ (28) اور علامہ نیمویؒ (29) میں موازنہ:

فرمایا "مولانا ظہیر احسن نیمویؒ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلیؒ کے شاگرد ہیں لیکن صناعت حدیث میں ان سے بہت فائق ہیں"۔(تقدس انور، ص 310، مقالہ مولانا منظور نعمانیؒ، ناشر: جامعہ عربیہ احسن العلوم

کراچی)

ایک مرتبہ فرمایا "مولانا موصوف (علامہ لکھنویؒ) نے حواشی وشروح احادیث لکھی ہیں لیکن سب میں ناقل ہی ہیں پچھلی تاویلیں ہی نقل کر دیتے ہیں باقی شفا جس کو کہنا چاہیئے کہ مسائل میں امام صاحب کے مذہب کو دوسرے مذاہب کے برابر بڑھایا جائے انصاف سے تو یہ بالکل نابود ہے "۔(ملفوظات، ص 220)

18۔صوفیاء اور مناطقہ وفلاسفہ میں موازنہ:

فرمایا "صوفیاء کی دلپسند باتوں سے قلب ودماغ مطمئن ہوتے ہیں جبکہ مناطقہ وفلاسفہ کے ہفوات سے ایک نہ ختم ہونے والی تشویش پیدا ہوتی ہے۔(حیات محدث کشمیریؒ، ص 171، ادارہ تالیفات اشرفیہ)

19۔صوفیاء اور محدثین میں موازنہ:

فرمایا) "فارغ التحصیل طالب علم) علماء عارفین کی کتابیں بھی دیکھے، بہت سی جگہ احادیث حقیقت کو انہوں نے محدثین سے بھی زیادہ اچھا سمجھا ہے، مثلاً احادیث متعلقہ احوال بعد الموت، لیکن جو عارف شریعت سے ناواقف ہو اس کی کتاب دیکھنا مضر ہوگا"۔(ملفوظات، ص154)

حواشی:

(1)......مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشابوری، ابوالحسین التوفی: (261ھ) امام، شیخ الاسلام، ان کی کتاب "الصحیح "صحاح ستہ میں دوسرے نمبر پر ہے اور 12000 احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے اس کے علاوہ الکنیٰ والاسماء، الافراد والوحدان، الاقران، اوہام المحدثین، التمییز بھی ان کتابیں ہیں۔(الاعلام، 7/221)

(2)......أحمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، ابوعبدالرحمٰن النسائی، (التوفی: 303 ھ) امام، شیخ الاسلام، ان کی کتاب المجتبی المعروف بسنن النسائی صحاح ستہ میں شامل ہے اس کے علاوہ بھی ان کی چند تالیفات ہیں جن میں السنن الکبری، الضعفاء والمتروکون، خصائص علی وغیرہ شامل ہیں۔(الاعلام، 1/171)

(3)......عثمان بن عبدالرحمٰن (صلاح الدین) ابن عثمان بن موسیٰ الشہر زوری ابوعمرو، تقی الدین، المعروف بابن الصلاح، امام، محدث، فقیہ، دمشق میں مدرسہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث رہے اور وہیں فوت ہوئے، ان کی کتاب معرفۃ انواع علم الحدیث المعروف بمقدمۃ ابن الصلاح علم اصول حدیث میں اساسی حیثیت رکھتی ہے اس کے علاوہ أدب المفتی والمستفتی، طبقات الفقہاء الشافعیۃ، شرح الوسیط بھی ان کی تالیفات ہیں۔(الاعلام، 4/208)

(4)......یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن الحزامی الحورانی، النووی، الشافعی، ابوزکریا، محیی الدین (التوفی: 6760)

امام، محدث، فقیہ، دمشق کے رہنے والے تھے بیسیوں کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں تہذیب الاسماء واللغات، منہاج الطالبین، المنہاج فی شرح صحیح مسلم، التقریب والتیسیر، ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین مشہور ومعروف ہیں۔ (الاعلام، 8/149)

(5)......نصر اللہ بن محمد بن محمد بن عبد الکریم الشیبانی، الجزری، ابوالفتح، ضیاء الدین، المعروف بابن الاثیر الکاتب (التوفی: 637 ھ) مشہور ادیب ہیں اور اس فن میں کئی یادگاریں چھوڑیں جن میں المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر، کفایۃ الطالب فی نقد کلام الشاعر والکاتب، الوشی المرقوم فی حل المنظوم، البرہان فی علم البیان، اور کچھ رسائل بھی ہیں جو رسائل ابن الاثیر کے نام سے بیروت سے شائع ہوئے ہیں۔ (الاعلام، 8/31)

(6)......احمد بن الحسین بن یحییٰ الہمدانی ابوالفضل (التوفی: 398 ھ) مشہور ادیب وشاعر ہیں علامہ حریری اپنے مقامات میں انہی کے اسلوب کے ناقل ہیں ان کی کتابوں میں مقامات مشہور ومعروف ہے اس کے علاوہ ان کے رسائل بھی ہیں اور اشعار پر مشتمل دیوان بھی۔ (الاعلام، 1/115)

(7)......القاسم بن علی بن محمد بن عثمان، ابومحمد الحریری البصری (التوفی: 516 ھ) ان کی کتاب ''المقامات الحریریۃ'' برصغیر کے مدارس عربیہ میں شامل نصاب ہے اس کے علاوہ بھی ان کی کچھ کتابیں ہیں جن میں درۃ الغواص فی اوہام الخواص، ملحۃ الاعراب، توشیح البیان، دیوان رسائل وغیرہ شامل ہیں۔ (الاعلام، 5/177)

(8)......محمد بن علی بن وہب بن مطیع، ابوالفتح، تقی الدین القشیری المعروف بابن دَقیق العید (التوفی 702ھ) ، امام، مجتہد، اصولی، دقیقہ سنجی ونکتہ شناسی میں اپنی نظیر آپ ہیں، کئی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں: اِحکام الاحکام ، الِالمام باحادیث الاحکام، الِامام فی شرح الِالمام، الاقتراح فی بیان الاصطلاح معروف ہیں۔

(الاعلام، زرکلی، 283 /6)۔

(9)......عبداللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی، ابومحمد، جمال الدین (التوفی 762ھ) فقیہ، محدث، فقہ حنفی کی معروف و متداول کتاب ہدایہ کی احادیث کی تخریج پر نصب الرایہ کے نام سے مشہور کتاب تالیف کی ہے جس کی تلخیص حافظ ابن حجرؒ نے "الدرایہ " کے نام سے کی ہے، اس کے علاوہ تفسیر کشاف کی احادیث کی تخریج کو بھی مستقل تالیف کی صورت میں مرتب کیا ہے۔ (الاعلام، 4/147)

(10)......محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید ابن مسعود، السیواسی ثم الاسکندری، کمال الدین، المعروف بابن الہمام (التوفی: 861 ھ) امام، فقیہ، محدث، اصولی، قاہرہ میں فوت ہوئے، فقہ حنفی کی معروف کتاب ہدایہ کی ضخیم شرح فتح القدیر کے نام سے تالیف کی ہے اس کے علاوہ التحریر، المسایرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ، زاد الفقیر بھی ان کی

تالیفات ہیں (الاعلام، 6/255)

(11)......احمد بن علی بن محمد الکنانی العسقلانی، ابوالفضل، شہاب الدین، ابن حَجر (التوفی: 852 ھ) امیر المؤمنین فی الحدیث، مؤرخ، ادیب، شاعر، کئی سال تک مصر کے قاضی رہے، ڈھیر ساری کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنہ، لسان المیزان، تقریب التہذیب، الِاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تہذیب التہذیب، بلوغ المرام من اَدلۃ الاَحکام اوران کے علاوہ کئی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ (الاعلام، 1/178)

(12)......محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد، ابومحمد، بدرالدین العینی الحنفی (التوفی: 855 ھ) محدث، فقیہ، لغوی، کئی معروف ومتداول کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں عمدۃ القاری فی شرح البخاری، مغانی الاخیار فی رجال معانی الآثار، نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار، البنایہ فی شرح الہدایہ شامل ہیں۔ (الاعلام، 7/163)

(13)......علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی المرغینانی، ابوالحسن برہان الدین، امام، فقیہ، محدث، مفسر، ان کی کتاب ہدایہ شرح بدایۃ المبتدی فقہ حنفی کی مشہور ومعروف کتاب ہے، اور برصغیر کے مدارس اسلامیہ میں شامل درس ہے جس کی درجنوں شروحات عربی میں لکھی گئی ہیں اس کے علاوہ الفرائض، التجنیس والمزید، مناسک الحج، مختارات النوازل بھی ان کی تالیفات ہیں (الاعلام، 4/266)

(14)......یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن احمد المدنی الشہیر بالجامی (التوفی: 1215 ھ) معروف ادیب، شاعر، صوفی ہیں ان کی کتاب الفوائد الضیائیہ شرح الکافیہ پاک وہند کے مدارس عربیہ میں زیرِ درس ہے (الاعلام، 8/153)

(15)......شیخ شرف الدین، مصلح، سعدی شیرازیؒ (التوفی: 691 ھ) ان کی دو کتابیں گلستان اور بوستان عالمی شہرت کی حامل ہیں اول نثر کی صورت میں ہے اور ثانی منظوم ہے اور یہ دونوں کتابیں برصغیر کے مدارس عربیہ میں زمانہ قدیم سے داخل درس رہی ہیں اور دونوں کی فارسی کے علاوہ کئی دوسری زبانوں میں بھی شروحات لکھی گئی ہیں ۔ (کشف الظنون، 1/244، 2/1504)

(16)......عبدالعزیز بن احمد بن نصر بن صالح الحلوانی البخاری، ابومحمد، الملقب بشمس الأئمۃ (التوفی: ۴۴۸ ھ) امام، فقیہ، فقہاء حنفیہ میں بڑی شہرت کے حامل ہیں ان کی کتابوں میں النوادر، الفتاوی، شرح اَدب القاضی وغیرہ شامل ہیں۔ (الاعلام، 4/13)

(17)......محمد بن احمد بن سہل، ابوبکر، شمس الأئمۃ السرخسی (التوفی: 483 ھ) امام، فقیہ، فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''المبسوط'' انہی کی تالیف کردہ ہے جو انہوں نے کنویں میں قید رہ کر زبانی املاء کروائی تھی، اس کے علاوہ شرح الجامع الکبیر، شرح السیر الکبیر، الاصول وغیرہ بھی ان کی تالیفات ہیں۔ (الاعلام، 5/315)

(18)......حسن بن منصور بن ابی القاسم محمود بن عبدالعزیز، فخر الدین، المعروف بہ قاضی خان (التوفی: 592 ھ) مشور فقیہ ہیں ان کے فتاوی فقہاءِ حنفیہ کے ہاں بڑی اہمیت کے حامل ہیں، اس کے علاوہ بھی ان کی بعض تالیفات ہیں جن میں شرح الزیادات، شرح الجامع الصغیر وغیرہ شامل ہیں۔ (الاعلام، 2/224)

(19)......محمد بن احمد بن محمد بن رشد الأندلسی، ابو الولید (التوفی: 595 ھ) معروف فلسفی، ارسطو کی کتابوں کو عربی میں منتقل کیا، پچاس کے قریب کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں فلسفہ ابن رشد، منہاج الادلۃ، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، تہافت التہافت، شرح ارجوزۃ ابن سینا وغیرہ شامل ہیں۔ (الاعلام، 5/318)

(20)......أحمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الحرانی الدمشقی الحنبلی، ابو العباس، تقی الدین ابن تیمیہ (التوفی: 728 ھ) امام، شیخ الاسلام، مفسر، اپنے بعض تفردات کی بناء پر کئی مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں، بہت سی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں السیاسۃ الشرعیۃ، منہاج السنۃ، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، مجموعۃ الرسائل والمسائل، الفتاوی الکبریٰ مشہور و معروف ہیں۔ (الاعلام، 1/144)

(21)......الحسین بن عبداللہ بن سینا، ابو علی (التوفی: 428 ھ) منطق، فلسفہ، طبعیات وغیرہ میں انتہائی شہرت کے حامل ہیں ان کی کتابوں میں القانون، المعاد، الشفاء، اسرار الحکمۃ المشرقیۃ، الاشارات وغیرہ شامل ہیں۔ (الاعلام، ص 2/241)

(22)......محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی، شمس الدین، ابو عبداللہ (التوفی: 748 ھ) امام، مؤرخ، علم رجال میں ان کی شہرت محتاج بیان نہیں اور اس فن میں درجنوں کتابیں تالیف کیں، اور کل تصانیف سو کے لگ بھگ ہیں، جن میں تاریخ الاسلام، سیر اعلام النبلاء، میزان الاعتدال، المغنی فی الضعفاء، تذکرۃ الحفاظ، الکاشف وغیرہ شامل ہیں۔ (الاعلام، 5/325)

(23)......علی بن عبداللہ بن احمد الحسنی الشافعی، نور الدین ابو الحسن (التوفی: 911 ھ) مؤرخ مدینہ، مصر کے رہنے والے تھے پھر مستقل مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنالیا اور وہیں فوت ہوئے۔ ان کی کتابوں میں وفاء الوفا باخبار دار المصطفی، خلاصۃ الوفا وغیرہ شامل ہیں (الاعلام، 4/307)

(24)......محمد بن ابراہیم بن یحیی القوامی الشیرازی، الملا صدر الدین (التوفی: 1059 ھ) فلسفی، فارسی الاصل، کئی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں "الاسفار الاربعۃ" سب سے زیادہ شہرت کی حامل ہے اور اس کے علاوہ اسرار الآیات، شرح اصول الکافی، الشواہد الربوبیۃ ان کی تالیفات میں شامل ہے۔ (الاعلام، 5/303)

(25)......احمد بن عبدالرحیم الفاروقی الدہلوی الہندی الملقب شاہ ولی اللہ، (التوفی: 1176 ھ) مسند الہند، امام،

محدث، فقیہ، عربی اور فارسی کی بیسیوں کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں بعض کتابیں پاک وہند کے مدارس عربیہ میں شامل نصاب ہیں چند معروف کتابوں کے نام یہ ہیں الفوز الکبیر فی أصول التفسیر، حجۃ اللہ البالغۃ، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، المسوّی من احادیث الموطا، فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن وغیرہ (الاعلام 1/149)

(26)......عبدالعزیز بن أحمد (ولی اللہ) بن عبدالرحیم العمری الفاروقی الملقب سراج الہند، (المتوفی: 1239 ھ) امام، محدث، فقیہ، مفسر، حضرت شاہ ولی اللہؒ کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ ہوئے، کئی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں تفسیر فتح العزیز، تحفہ اثنا عشریہ، بستان المحدثین کی شہرت محتاج بیاں نہیں۔ (الاعلام، 4/15)

(27)......محمد علاء الدین بن محمد أمین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الحسینی الدمشقی الحنفی (المتوفی: 1306 ھ) متاخرین فقہاء حنفیہ میں نہایت معتمد مانے جاتے ہیں مدتوں شام میں قاضی رہے ان کی کتاب الردالمحتار المعروف بالفتاوی الشامیہ فقہ حنفی کا بجا طور پر موسوعہ ہے اس کے علاوہ قرۃ عیون الاخیار، معراج النجاح شرح نور الایضاح، الہدیۃ العلائیۃ بھی ان کی تالیفات ہیں۔ (الاعلام، 6/270)

(28)......عبدالحی بن عبدالحلیم بن أمین اللہ بن محمد اکبر اللکھنوی، (المتوفی: 1304 ھ) علامہ، محدث، فقیہ، برصغیر میں شامل نصاب کئی کتابوں کے حواشی ان کے تالیف کردہ ہیں ان کے علاوہ بھی چھوٹی بڑی کئی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں الفوائد البہیہ، الرفع والتکمیل، الاجوبۃ الفاضلۃ، السعایہ کی شہرت محتاج بیان نہیں (نزہۃ الخواطر، 8/1269)

(29)......ظہیر أحسن بن سبحان علی الحنفی النیموی العظیم آبادی (المتوفی: 1322 ھ) محدث، فقیہ، علامہ، ایک عرصہ تک شعر وشاعری کا شغف رہا پھر حدیث شریف کی طرف متوجہ ہوئے، ان کی کتاب آثار السنن برصغیر کے مدارس عربیہ میں شامل نصاب ہے، اس کے علاوہ بھی ان کی کچھ تالیفات ہیں جن میں اوشحۃ الجید فی تحقیق الاجتہاد والتقلید، الحبل المتین وغیرہ شامل ہیں (نزہۃ الخواطر، 8/1256)

☆☆☆